روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۴ رجمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۲ رفتح ۱۳۷۰ہش، ۱۲ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۰

خدا والوں کے مقام کے مطابق باتیں کریں

"جماعت بہت بلند مقام کی جماعت ہے۔ خدا کی جماعت ہے۔ ایسی باتیں کریں جو خدا لگتی ہوں۔ ایسی باتیں کہیں جو خدا والوں کو زیب دیتی ہوں۔ اپنے مرتبے اور مقام کو پہچانیں اور اس مقام پر رہیں جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے پھر (اللہ نے چاہا تو) کوئی فتنہ آپ کے اندر راہ نہیں پا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اُسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اُس کے رب ہوتے ہیں۔ اگر اُسے اپنے علم کا یا قوّتِ بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اُسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا رب ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک، سچے اور حقیقی رب کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جاں گدازی سے اُس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اُسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصلی اور حقیقی رب تو تو ہی تھا۔ مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدقِ دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں۔ تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۴)

دُعا کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"دعا کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں کی دعا ادھر منہ سے نکلی ادھر قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن جو کوئی کسی انسان کی نسبت ایسا خیال کرتا ہے اس کا خیال جھوٹا ہے اور وہ ایک شرک میں گرفتار ہے۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے مگر یہ بھی درست ہے کہ خدا کسی کا غلام نہیں اور نہ ہی مملوک ہے کہ ادھر بندے نے دعا کی اور ادھر اس نے قبول کر لی۔ وہ خدا ہے کبھی دعا قبول کرتا ہے اور کبھی اپنی بات قبول کرواتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی یہ توقع نہیں رکھتا کہ گورنمنٹ اس کی تمام باتیں قبول کر لے گی۔ اور یہ توقع کسی چھوٹے سے چھوٹے حاکم کے متعلق بھی نہیں کی جا سکتی۔ پھر خدا تعالیٰ کی نسبت ایسا خیال رکھنا کیسی نادانی ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور جن پر اس کا فضل ہوتا ہے ان کی بہت سی قبول کرتا ہے۔ مگر پھر بھی بعض ایسی ہوتی ہیں جنہیں رد کر دیتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ مالک ہے۔ ہاں دنیاوی حکومتوں کے رد کرنے اور خدا کے رد کرنے میں فرق ہے اور وہ یہ کہ دنیاوی حکومتیں جو رد کرتی ہیں ان کا رد کرنا بہت حد تک ان کے اپنے مصالح پر مبنی ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ غلطی بھی کرتی ہیں۔ مثلاً کسی کی درخواست کو رد کر دیتی ہیں حالانکہ اس کا قبول کرنا مفید اور ضروری ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جس درخواست کو رد کرتا ہے وہ بندے کے لئے ہی مفید ہوتی ہے۔ اور اگر اسے قبول کر لیتا تو اس کے لئے ہلاکت کا باعث ہو جاتی۔۔۔۔۔۔

مولانا رومی نے مثنوی میں ایک بہت عمدہ قصہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں ایک سپیرہ تھا اس کے پاس نرالی قسم کا سانپ تھا۔ ایک دن وہ گم ہو گیا۔ تو سپیرہ بڑا رو دیا۔ اور دعائیں کیں کہ الٰہی مجھے میرا سانپ مل جائے۔ مجھے اس کے ذریعہ بڑی آمدنی کی امید تھی۔ مگر سانپ نہ ملا۔ صبح ہوئی تو ایک سپیرہ نے اسے آکر کہا کہ فلاں سپیرہ کو سانپ کاٹ گیا ہے۔ چلو علاج سوچیں جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسی سانپ نے جو گم ہوا تھا اسے کاٹا ہے۔ وہ اسے چرا کر لے گیا تھا اس دن اسکے زہر کا خاص دن تھا اور اس کے کاٹے کا علاج نہ ہو سکتا تھا۔ وہ سپیرہ مر گیا تو پہلا سپیرہ جو بڑی دعائیں کر رہا تھا کہنے لگا واقعی خدا نے میری دعا قبول فرمائی ہے۔

باقی صفحہ ۳ پر

درخواستِ دعا

○ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:-

"میرے نواسے عزیزم سید شعیب احمد صاحب کا امریکہ میں ڈسک کا اپریشن کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ مکمل صحت یابی کے لئے احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔"

○ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکرم مقصود الحق صاحب (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی) نے اپنے دونوں بچوں (عزیز رضاء الحق تاریخ پیدائش ۱۹ جون ۱۹۸۹ اور عزیزہ عافیہ مقصود تاریخ پیدائش ۲۲ جنوری ۱۹۹۱ء) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک وقف نو میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے وقف کو قبول فرمائے اور وقف کے سب تقاضوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی توفیق دے۔

مکرم مقصود الحق صاحب مکرم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب ربوہ کے بیٹے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ مکرمہ عطیہ صادقہ صاحبہ خاکسار کی بیٹی ہیں اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ "خدیجہ" کی مدیرہ ہیں۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی صحت و سلامتی اور جلد رہائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ر فتح ۱۳۷۰ ہش ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:-

(۱) جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اُترتا ہے (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔

(۲) جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔

(۳) خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اس کے فیض خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدقِ دل سے طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے۔

(۴) جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔

(۵) انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت (اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) پر کاربند رہے اور اس سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔

(۶) یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اس کے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا اور نوازتا ہے۔ ورنہ جب وہ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔

(۷) اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی مشکلات ہوتی ہیں انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اس کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔

(۸) جب تک مرنے سے پہلے مَر کر نہ دکھاوے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے۔ خدا اسے کبھی دوسری موت نہیں دیتا۔

(۹) غیظ و غضب کی حالت میں یہ اُمید رکھنا کہ کوئی فائدہ ہو خام خیال ہے۔

(۱۰) مذہبی باتوں کو علمی رنگ میں بیان کرنا چاہیئے۔

ظُلم کرنا ہو تو ظالم کے لئے آسان ہے
ظُلم کے انجام سے بچنا مگر ممکن نہیں
دُوسروں کا سَر جھکاتا ہے جو اپنے پاؤں پر
خاک آلودہ خدا کرتا ہے اس کی بھی جبیں

ابوالاقبال

ہر ایک بات میں تقوٰی کی رہ دکھائے تمہیں
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک خدا بنائے تمہیں

قدم قدم پہ اسی کی رضا رہے مقصود
ہر ایک چیز اُسی کا پتہ بتائے تمہیں

مسرّتوں میں نہ بھولے کہ ہے اُسی کا کرم
ہر ایک خوف اُسی در پہ لے کے آئے تمہیں

ہر اِک نظر میں اُسی کے جمال کے جلوے
نسیمِ صبح اُسی کی صدا سنائے تمہیں

جو ہو چکا ہے اسے تو کرو اسی کے سپرد
جو ہونے والا ہے اُس رہ پہ خود چلائے تمہیں

کوئی جو خود پہ بھروسہ کرے مجال ہی کیا
ہو کس طرح سے توکّل خدا سکھائے تمہیں

خرد سے کام تو لو لیکن اس دُعا کے ساتھ
کہ خود سَری نہ کسی بات میں ستائے تمہیں

تمام فردِ بشر ہیں اسی کے اہل و عیال
یہ بات سب سے محبت کا گُر سکھائے تمہیں

ہر ایک کام کا آغاز ہو دُعا کے ساتھ
دُعا بھی ایسی کہ پگھلا ہُوا سا پائے تمہیں

مَیں کیا کہوں کہ خدا دے تو آپ کو کیا دے
مَیں کیا کہوں کہ بنائے تو کیا بنائے تمہیں

نسیمؔ یہ ہے بہر کیف مختصر سی دُعا
ہمارے بچّوں کے سر پر خدا کا ہو سایہ

نسیم سیفی

عنوان مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی اوّل ـــــــ "ایثار"
آخری تاریخ ـــــــ ۱۵ر جنوری ۱۹۹۲ء (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

کمیونزم

کمیونزم نظام قائم رکھنے کے لئے سونٹے کی ضرورت۔

چوتھا نقص اس نظام میں یہ ہے کہ جب بھی اس میں خرابی پیدا ہوئی۔ اور اس تحریک پر زوال آیا ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہو گی۔ اور نقائص پہلے سے بھی خطرناک ہو جائیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ اس نظام میں قابلیت کو مٹا کر دماغ کو ضائع کر دیا گیا ہے۔ اسلئے جب بھی تنزل ہو گا یہ تحریک کلی طور پر گر جائے گی اور خلاء کو پُر کرنے کے لئے سوائے ڈکٹیٹر کے اور کوئی چیز میسر نہ آئے گی۔ جرمنی نے اگر ہٹلر کو قبول کیا تو کمیونسٹ میلانات کی وجہ سے جو جرمنی میں شدت سے پیدا ہو رہے تھے۔ فرانس کا تجربہ بھی اس پر گواہ ہے۔ جب فرانس کے باغیوں میں تنزل پیدا ہوا تو اسکے نتیجے میں نپولین جیسا جابر پیدا ہو گیا۔ جمہوریں سے جمہوریت کا کوئی دلدادہ اس جگہ کو نہ لے سکا۔ اسی طرح بے شک کمیونزم اپنی حکومت کو پرالی ٹیرایٹ کہے یا اس کا نام ٹوٹیلی ٹیرین حکومت رکھ لے اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ یہ نظام چکر کھا کر ایک ڈکٹیٹر کی شکل اختیار کر لے۔ بلکہ اس وقت بھی عملی رنگ میں یہی حالت ہے۔ کیونکہ گو یہ لوگ اقتدار عوام کے حامی ہیں۔ لیکن عملاً حکومت کا اقتدار عوام کے ہاتھ میں دینا پسند نہیں کرتے چنانچہ روس میں ایک منٹ کے لئے بھی جمہوری حکومت قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ ڈکٹیٹرشپ ہی چل رہی ہے۔ لینن پہلا ڈکٹیٹر تھا۔ اب دوسرا ڈکٹیٹر سٹالن بنا ہوا ہے۔ سٹالن کے بعد شاید موسیو مولوٹوف ڈکٹیٹر بن جائے گا۔ اور جب مولوٹوف مرے تو کسی اور لوف یا نوف کی باری آجائے گی۔ بہرحال اس قسم کے نظام کو سونٹے کی مدد کے سوا کبھی قابو میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اور روس کا تجربہ اس امر پر شاہد ہے۔

پانچواں نقص روس کے اقتصادی نظام میں یہ ہے کہ اس میں سود کی ممانعت کو بطور فلسفہ کے اختیار نہیں کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں انفرادی سودی بنک نہیں ہیں۔ اس وقت تک مجھے اس بارہ میں کوئی تحقیقی علم نہیں اسلئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن انفرادی سودی بنکوں کا نہ ہونا اور سود کا اصولی طور پر بُرا سمجھنا دونوں بالکل متباین باتیں ہیں۔ انفرادی سودی بنک کا نہ ہونا سامان میسر نہ آنے کے سبب سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور بنکنگ کے اصول سے عام پبلک کی ناواقفیت کے سبب بھی ہو سکتا ہے۔ مصلحت وقتی کے ماتحت بھی ہو سکتا ہے۔ جب سامان میسر آجائیں یا پبلک کا ترقی کرنے والا حصہ بنکنگ سسٹم سے آگاہ ہو جائے یا وقتی مصلحت بدل جائے تو انفرادی بنک ملک میں جاری ہو سکتے ہیں لیکن اگر کوئی قوم کسی بات کو اصولی طور پر بُرا سمجھتی ہے تو خواہ حالات بدل جائیں خواہ اس بات کا باریک اور عملی علم حاصل ہو جائے۔ خواہ سامان کثرت سے مہیا ہوں وہ قوم اس بات کو کبھی اختیار نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس کا اس بات کو ترک کرنا اصولی بناء پر تھا نہ وقتی مشکلات یا وقتی مصالح کی بناء پر۔ غرض روس میں اگر افراد سے لین دین کرنے والے بنک نہیں ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ کیپٹلزم کی جڑ کو جو سود ہے۔ روس نے کاٹ دیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ مجھے اس بارہ میں ذاتی علم نہیں۔ لیکن ایک بات واضح ہے اور وہ یہ کہ کمیونزم کے لٹریچر میں سود کی ممانعت کا کوئی ذکر نہیں اور یہ بات مجھے اس بات کا دعویٰ کرنے کا حق دیتی ہے کہ کمیونزم سود کا اصولی طور پر مخالف نہیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ روسی گورنمنٹ دوسری حکومتوں سے جو سود کے بغیر کوئی کام نہیں کرتیں۔ روپیہ قرض لیتی ہے اس امر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کمیونزم سود کا مخالف نہیں ہے۔ بلکہ اسکے حق میں ہے۔ کیونکہ اگر وہ سود کے حق میں نہ ہوتا تو سود پر رقوم قرض کیوں لیتا نیز موجودہ جنگ میں روس نے اپنے ملکی لوگوں سے بھی بہت روپیہ قرض لیا ہے۔ میں قیاس کرتا ہوں کہ یہ روپیہ بھی سود پر ہی لیا گیا ہے۔

اگر میری یہ رائے درست ہے کہ کمیونزم سود کے خلاف نہیں بلکہ اسکے حق میں ہے اور بہت سے واقعات میری رائے کی تائید کرتے ہیں تو یہ امر بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ روس میں سودی کاروبار کی کمی محض ایک وقتی امر ہے۔ اور سابق نظام میں ایک غیر معمولی تغیر کا نتیجہ ہے۔ لیکن جب کمیونسٹ لوگ روس سے باہر جانے لگیں گے تو وہاں کاروبار کے لئے وہ سود پر روپیہ لیں گے اور جب ملک زیادہ ترقی کرے گا۔ اور صنعت و حرفت اور زراعت ترقی کرینگے تو یورپ کی دوسری اقوام کی طرح کمیونسٹ بھی ان کاموں کی ترقی کے لئے سودی کاروبار کریں گے اسی طرح جنگوں کو کامیاب طور پر چلانے اور وسیع صنعتی ترقی کے لئے سٹیٹ بنک کی شاخیں ملک میں کثرت سے کھولی جائیں گی۔ اور آخر سود اسی طرح کمیونزم کو کیپٹلزم کی طرف لے جائے گا۔ جسطرح دوسرے مغربی ممالک کو لے گیا۔

چھٹا نقص کمیونزم کے اقتصادی نظام کا جسکی وجہ سے کیپٹلزم کچلا نہیں جا سکتا۔ ایکسچینج کے طریق کا جواز ہے۔ وہی تبادلہ سکہ کا طریق جو بنکوں کی وجہ سے اور حکومتوں کے تداخل کی وجہ سے اس زمانے میں جاری ہوا ہے۔ کمیونزم بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں ایکسچینج ریٹ یعنی دو ملکوں کے سکوں کی بنیادی قیمتوں کا تعین۔ دو ملکوں کی تجارت کے طبعی توازن پر نہیں رہا۔ بلکہ کمزور ملکوں کے مقابل پر بنکوں کے ہاتھ میں اسکی کنجی ہے۔ اور طاقتور ملکوں کی شرح مبادلہ خود حکومتیں مقرر کرتی ہیں قیمتوں کی تعین کی تجارت موجودہ کے علاوہ یہ غرض مدنظر ہوتی ہے۔ کہ کس ملک سے کس قدر آئندہ تجارت کرنا ہے۔ اس حکومت کے مقصود ہمیشہ شرح مبادلہ پر غریب ملک شور مچاتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ اُنکے پاس جواب دینے کے لئے جس طاقت کی ضرورت ہوتی ہے وہ موجود نہیں ہوتی۔ اسلئے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح زبردست ملک کمزور ملک کو تجارتی طور پر کمزور کر دیتا ہے۔ حالانکہ تبادلہ شرح ایک بناوٹی اصول ہے۔ وہ اصول جس پر دو ملکوں کے تجارتی تعلقات کی بنیاد قائم ہونی چاہیئے تبادلۂ اشیا ہے یا تبادلہ قیمت یعنی سونا، چاندی، لیکن بجائے اشیاء کے تبادلہ کے سونے چاندی پر تجارت کی بنیاد رکھنے کے ایکسچینج ریٹ پر تجارت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ جسکی وجہ سے غیر متمدن ممالک بنکوں کے ہاتھوں پر پڑ گئے ہیں اور متمدن ممالک میں تجارت سیاست کے تابع چلی گئی ہے اس میں کوئی شک نہیں ایکسچینج کی وجہ سے تجارت میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور موجودہ زمانے کی بڑھی ہوئی تجارت بغیر کسی آسان طریق تبادلہ کے سہولت سے جاری نہیں رکھی جا سکتی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ شرح تبادلہ کو سیاسیات کے تابع رکھا جائے اور کمزور ملکوں کو لوٹنے کا ذریعہ بنایا جائے بلکہ اگر غور کیا جائے تو سابق بارٹر سسٹم کو جس میں اشیاء کا اشیاء کے تبادلہ میں تبادلہ ہوتا ہے۔ نہ کہ ایکسچینج ریٹ کے اصول پر۔ ایسے طریق پر ڈھالا جا سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق وہ ہو جائے۔ اور حکومتوں کا دخل اس سے ہٹا دیا جائے۔ بلکہ مختلف ممالک کے تاجروں اور حکومت کے نمائندوں کے مشورہ سے وقتاً فوقتاً مختلف ممالک کے لئے ایکسچینج کا ایک ایسا طریق مقرر کیا جائے جس کا بنیادی اصول تبادلہ اشیاء ہو۔ نہ کہ کاغذی روپیہ کی مصنوعی قیمت۔

جرمنی نے گذشتہ جنگ کے بعد ایکسچینج میں سیاسی دخل اندازی کر کے اپنے کاغذی روپیہ کو اس قدر سستا کر لیا کہ سب دنیا کی دولت اسکی طرف کھنچی چلی آئی اور جب کافی سرمایہ غیر ملکوں سے تجارت کرنے کیلئے اسکے پاس جمع ہو گیا تو اس نے اپنے کاغذی سکے کو مضبوط کر لیا اور اس طرح تمام دنیا کے ممالک میں بہت کم خرچ سے بہت بڑی رقوم غیر ملکی سکوں کی اپنی آئندہ تجارت کے لئے جمع کر لیں۔ اگر بارٹر سسٹم (یعنی تبادلہ اشیاء) پر بین الاقوامی تجارت کی بنیاد ہوتی تو جرمنی اس طرح ہرگز نہ کر سکتا تھا۔ روس نے بھی جرمنی کی نقل میں ایکسچینج کو بہت گرا دیا۔ لیکن بوجہ جرمن جیسا ہوشیار نہ ہونے کے اور بوجہ صنعتی تنظیم نہ ہونے کے اس نے فائدہ نہ اٹھایا۔ درحقیقت مصنوعی شرح تبادلہ ایک زبردستوں کا ہتھیار ہے۔ جس سے وہ کمزور قوتوں کی تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور غیر طبعی طریقوں سے تجارت کو اپنی مرضی کے مطابق جدھر چاہتے ہیں لے جاتے ہیں۔

روس نے اس نظام کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس طرح ملکی کیپٹلزم کی بنیاد کو قائم رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جوں جوں روسی صنعت و حرفت مضبوط ہو گی۔ کمیونزم زیادہ سے زیادہ اس ہتھیار سے کام لے گا۔ اور کمزور ممالک کی تجارتوں کو اپنے مطلب اور فائدے کے لئے استعمال کرے گا۔ اور اس طرح گو مادی دولت کو جمع کرے گا۔ لیکن اصولی طور پر خود اپنے اصول کو توڑنے والا اور غریب اور کمزور ممالک پر ظلم کرنے والا ثابت ہو گا۔

(حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی ایک تقریر کا اقتباس جو حضور نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو لاہور میں فرمائی)

بقیہ ص۱ سے آگے

تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے جو کہ انسانی نظر میں رد کی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے۔ لیکن نادان گھبرا جاتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ اس کا قبول ہونا ہی یہی ہوتا ہے کہ رد کی جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ر اگست ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

مجالسِ عرفان

مجالسِ عرفان شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر اس وقت ہمارے سامنے ایک نہایت دیدہ زیب کتاب مشتمل بر ۱۴۰ صفحات ہے۔ سرورق پر سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کی ایک نہایت خوبصورت تصویر شائع کی گئی ہے۔ جہاں تک کتاب کے موضوع کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر مستند معلومات حاصل کرنے کے لئے ایسی ہی کتابوں کی شدید ضرورت ہے۔ ہم بعض اوقات ایک شخص کے پاس جاتے ہیں پھر دوسرے کے پاس یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس بات کا کیا مطلب ہے یا اُس بات کا کیا مطلب ہے۔ اِن حالات میں کیا کرنا چاہیئے یا اُن حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور بعض اوقات ہماری تسلی اس لئے نہیں ہوتی کہ بتانے والے کے متعلق ہمارے خیالات اتنے یکطرفہ ہوتے ہیں اگر وہ نرم دل ہے تو آسان بات بتائے گا اور اگر وہ سختی سے اپنی باتوں پر پابندی کرنے والا ہے تو ہو سکتا ہے وہ اتنی سخت بات بتائے جو ہمارے لئے مشکلات پیدا کرے۔ لیکن سب سے زیادہ مستند کلام صرف اور صرف اس شخص کا ہو سکتا ہے۔ جو جماعت کی رہنمائی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر اس منصب پر فائز ہو۔ یعنی امام جماعت کا۔ اور مجالس عرفان کا موضوع ہی حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مختلف سوالوں کے جوابات ہیں۔ محترمہ سلیمہ میر صاحبہ پیش لفظ میں تحریر کرتی ہیں :-

صد سالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ عالمگیر کے مبارک و مسعود موقعہ پر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو کتب کی اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ زیر نظر کتاب اس منصوبے کی ۲۲ ویں پیش کش ہے (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) اور ہم اس بات کے لئے اس کا شکریہ ادا کرتے

"مجالس عرفان" حضرت (امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کراچی کے دوران سوال و جواب کی محافل کی ایک تحریری تصویر ہے۔ حضور کے قیام کے دوران ہر روز عید کا سماں رہتا تھا۔ اور علم و عرفان کے چشمے ابلتے رہتے۔ ممبرات لجنہ کراچی نے اپنے حلقۂ اثر تک اس روحانی فیضیابی کے اثرات پھیلانے کے لئے انہیں مدعو کیا۔ ہر طبقہ فکر سے ہر تعلیمی معیار کی خواتین کو اپنے ذوق کے مطابق سوال کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ الودود کے مدلل دلنشیں اور عام فہم جوابات سے مہمان خواتین خوش کن اثر قبول کرتی رہیں ان سوالات و جوابات کو کیسٹ میں محفوظ کر لیا گیا تھا۔ کیسٹس سے ضبطِ تحریر میں لا کر شعبہ اشاعت پاکستان کی منظوری کے بعد لجنہ کراچی اس امانت کو قارئین کے افادہ کے لئے پیش کر کے اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ خدا کرے یہ روحانی مائدہ ازدیادِ علم و عرفان کا باعث بنا رہے"

عرض حال میں محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی لکھتی ہیں :-

"حضور ایدہ اللہ الودود کے قیام کراچی کے دوران گیسٹ ہاؤس کا مخصوص رحمت باغ کا ماحول سراپا شوق احباب جماعت کی آمد و رفت سے گہما گہمی با جماعت قیام و سجود اور علم و عرفان کا مواج سمندر سب کچھ دیکھنے اور سننے سے تعلق رکھتا ہے ہم نے اسے پڑھنے کی چیز بنا کر زیر نظر کتاب مجالسِ عرفان کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے عزیزہ منصورہ نجم بنت عصمت اللہ صابر صاحب اور خاکسار نے سوالات و جوابات کو کیسٹس سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا۔ محترم ناظر صاحب شعبہ اشاعت پاکستان نے "قابلِ اشاعت ہے" کی سند دے کر شعبہ زود نویسی کو دکھانے کا مشورہ دیا محترم یوسف سلیم ملک صاحب نے بہت احتیاط اور توجہ سے مسودے کی اصلاح کر کے تحریر فرمایا "لجنہ کراچی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عارفانہ کلام کو شائع کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے اس پر آپ ہمارے دلی شکریے اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو قبول فرمائے۔ بہترین جزاء دے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ خاکسار نے مسودے کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے کیسٹس سے مسودہ تیار کرنے میں بڑی محنت کی گئی ہے"

خاکسار نے محترم موصوف کی ہدایت کے مطابق مسودے میں رد و بدل کیا محترمہ بیگم شریف وڑائچ صاحبہ نے خوشخط تحریر کیا۔ پروف ریڈنگ میں خاکسار کی مدد عزیزہ محترمہ امۃ الشافی امجد بیگ صاحبہ نے کی اور طباعت کے سارے مراحل حسب معمول محترم داؤد احمد قریشی صاحب کے زیر اہتمام سرانجام پائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر جزائے خیر عطا کرے اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

خدا تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور بیش از بیش مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔"

فہرست مضامین کافی لمبی ہے اس میں اکتالیس مضامین ہیں جن کے متعلق حضور انور نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتاب میں درج سپاس و تشکر کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ اس عنوان سے لکھا ہے۔

شعبہ اشاعت کتاب مجالس عرفان کی اشاعت میں مالی معاونت کرنے پر اپنی دو کرم فرما ممبرات کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ بیگم سید محمود احمد صاحب، نگران قیادت نمبر ۷، نے اپنی خوش دامن مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید مقبول صاحب کی طرف سے اور محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم محترم ملک مبارک احمد ارشاد صاحب نے اپنی والدہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ، اپنے والد مکرم قاضی عزیز دین صاحب آف فیض اللہ چک، اپنی خالہ ساس مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ کے خسر مکرم ملک عطا محمد صاحب کی طرف سے مالی معاونت کی ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان بزرگ حضرات کی بلندیٔ درجات قربانی کرنے والی دونو ممبرات اور ان کی آل اولاد کے لئے حسنات دارین کے حصول کے لئے دعا گو رہیں۔

(اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے)

ہم شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کو مجالسِ عرفان جیسی دیدہ زیب اور مفید کتاب شائع کرنے پر دلی مبارک پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اس قسم کی کوششوں کو جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (ض۔ س)

اعلان دار القضاء

(مکرم خدا بخش ناصر صاحب ترکہ مکرم مولا بخش صاحب)

○ مکرم خدا بخش ناصر صاحب کوارٹر نمبر ۲۸ صدر انجمن احمدیہ نے درخواست دی ہے کہ انکے والد مکرم مولا بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے نام دو مکان ۱۴/۳۴ واقع فیکٹری ایریا اور ۱/۱۵ واقع دارالعلوم غربی الاٹ ہیں نیز موصوف کے امانت تحریک جدید میں -/۳۳۰۰ روپے موجود ہیں۔ درخواست دہندہ اپنے والد کی جائیداد اپنے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس انتقال اور ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت
۲۔ مکرمہ صالحہ محمود صاحبہ "
۳۔ مکرمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ "
۴۔ مکرمہ نصرت ستارہ صاحبہ "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال اور ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطِ ایشیا میں طلوعِ سحر کے بعد

سوویت یونین میں آج کل جو تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں اس کے متعلق یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک بدنام سلطنت جو ستّر سال سے زائد مدت سے مغرب کے لئے عذاب بنی ہوئی تھی اس کے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ گورباچوف کی سربراہی میں سوویت یونین کی موجودہ حکومت درحقیقت اس پچھلی حکومت کی جانشین ہے جو ایک حریت پسند جمہوری نظام حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس میں سوویت یونین کے ممبر ملکوں کو دستوری حقوق کے ضابطوں کے مطابق اس نظام سے علیحدگی کا حقیقی حق حاصل ہوگا۔ اس نئے نظام حکومت کے سربراہ میخائل گورباچوف کو نیا نظام قائم کرنے میں نہ صرف داخلی طور پر مخالفت کا سامنا ہے بلکہ جب مغرب کے سات ملکوں کے کلب (GROUP OF SEVEN) نے روس کی امداد کی بات چیت کا دروازہ دھکے سے بند کر کے گورباچوف کی اہانت اور تذلیل کی تو پریذیڈنٹ گورباچوف کے داخلی مخالفوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے وہ کچھ کیا جو مغرب کے سرد جنگ جاری رکھنے والے ہمیشہ سے چاہتے رہے تھے۔ ان حالات میں داخلی اور خارجی طور پر گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی جو اگرچہ گورباچوف کی اصلاحات لانے کی کوششوں میں خاصی مشکلات پیدا کر گئی لیکن اس کا انجام ایک بھیانک خواب میں تبدیل ہونے سے بچ گیا۔

جن جمہوریتوں کے سوویت یونین سے علیحدہ ہونے کا اندیشہ ہے ان میں وسط ایشیا کی پانچ جمہوریتیں بھی شامل ہیں۔ یعنی قازقستان، ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان اور کرغیزیہ۔ ان سب جمہوریتوں میں سوائے قازقستان کے، مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لیکن ان چار جمہوریتوں میں روسی نژاد باشندوں کی اقلیت رہتی ہے۔ اندیشہ ہے کہ سٹالن کے زمانے میں جس طرح جابرانہ طریقہ پر مذہب کو ختم کر کے لادینیت کو فروغ دیا گیا۔ اس کے رد عمل کے طور پر موجودہ حالات میں وسط ایشیا کی ان جمہوریتوں میں آزادی کی خواہش بھڑک اٹھے گی۔ آزادی اور علیحدگی کے حصول کے بعد اس بات کا اندیشہ بھی ہے کہ قدیم زمانے سے چلے آنے والے علاقائی اور نسلی جھگڑوں کے شروع ہو جانے پر یہ امکان بھی ہے کہ ایران، افغانستان اور کچھ عرصہ بعد سینکیانگ جو چین کا حصہ ہے اور جہاں مذکورہ جمہوریتوں کی سرحد پار ان ہی نسلوں کے لوگ بستے ہیں، وہ بھی ان کی لپیٹ میں آجائیں، اگر ان ممکنہ جھگڑوں میں پاکستان بھی لیڈر اور جان باز بننے کی خواہش کا شکار ہو کر اسلحہ، رضاکار اور فوجی مشیر فراہم کرنا شروع کر دیتا ہے تو وہ بھی اس گرداب میں پھنس جائے گا۔

قازقستان کے شمال میں جمہوریہ روس ہے اور جنوب میں وسط ایشیا کی چار جمہوریتیں ہیں۔ اس کی مجموعی آبادی سترہ ملین ہے۔ جس میں سے اکتالیس فیصد روسی نژاد ہیں۔ یہ خام مال کی پیداوار کا اہم علاقہ ہے اور سوویت یونین کے گیہوں کی ۱/۳ پیداوار یہاں ہوتی ہے۔ جغرافیائی نسلی اور معاشی لحاظ سے قازقستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جمہوریہ روس کے ساتھ قریبی تعلق رکھے علیحدگی کی صورت میں قازقستان کی تقسیم ناگزیر ہو جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں اس کے کوئلہ، لوہا اور تیل کے ذخائر کو اور دس ملین روسی نژاد آبادی کو مسلم آبادی کے حصہ سے الگ کرنا پڑے گا۔ اسی طرح خلائی مرکز بھی روسی نژاد آبادی کے حصہ میں آئے گا۔

جمہوریہ ازبکستان نویں صدی سے اپنے درخشاں ماضی کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔ سمرقند، بخارا اور تاشقند اس کے شاندار ماضی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ازبکستان کی کل آبادی بیس ملین ہے۔ جس میں ستر فی صد ازبک، گیارہ فی صد روسی نژاد اور تیرہ فی صد دوسری نسلوں کے مسلمان ہیں اس کا رقبہ پاکستان کے تین صوبوں پنجاب، صوبہ سرحد اور سندھ کے مجموعی رقبہ کے برابر ہے۔ اس کی سرحدیں باقی چاروں جمہوریتوں اور افغانستان سے ملتی ہیں۔ آج بھی جمہوریہ ازبکستان کی شرح خواندگی سو فیصد ہے آج بھی وہاں اعلیٰ تعلیم کے چالیس ادارے ہیں جن میں تقریباً ڈھائی لاکھ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ چنانچہ قوی امید ہے کہ ازبکستان وسط ایشیا کا سب سے زیادہ اہم معاشی، فوجی اور دانشورانہ مرکز رہے گا۔

ترکمانستان کا رقبہ سندھ اور بلوچستان کے مجموعی رقبہ کے برابر ہے اور اس کا نوے فی صد حصہ ریگستان ہے۔ درحقیقت "کاراکم" یا سیاہ ریت" نام کا ریگستان دنیا کے چند سب سے بڑے ریگستانوں میں شمار ہوتا ہے۔ باوجودیکہ وہ رقبہ کے لحاظ سے دوسری بڑی جمہوریت ہے لیکن اس کی آبادی صرف ۳ ۱/۲ ملین ہے جو اس لحاظ سے پانچوں جمہوریتوں میں سب سے کم ہے البتہ اس میں تیل اور گیس کے قیمتی ذخائر ہیں اور وہاں وسیع پیمانے پر گندھک اور پوٹاشیم بھی پائی جاتی ہے۔ یہ علاقہ اپنے تیل اور معدنی ذخائر کی بدولت اور بہت کم آبادی کی وجہ سے ممکنہ طور پر روسیوں کی تحریص کا شکار ہو سکتا ہے۔ ترکمانستان کی نو فیصد ازبک آبادی کے ذریعہ جھگڑے کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔

جمہوریہ کرغیزیہ کا رقبہ پنجاب سے کچھ کم ہے اور اس کی آبادی ۴ء۳ ملین ہے۔ جس میں اڑتالیس فی صد کرغزی میں چھبیس فی صد روسی نژاد ہیں اور بارہ فی صد ازبک ہیں۔ کرغیزیہ کا بیشتر حصہ چٹیل پہاڑی ہے اور صرف پندرہ فی صد میدانی ہے۔ البتہ ملک کی دشوار گذار جگہوں پر وسیع پیمانے پر معدنی اشیاء زیرِ زمین موجود ہیں۔ سوویت یونین میں سرمہ اور پارہ کی فراہمی کے لئے اس کو اوّلیت حاصل ہے اور اس کے کوئلہ کے ذخائر وسط ایشیا میں سب سے زیادہ ہیں۔ تیل، گیس، سیسہ جست اور بہت سی دوسری دھاتیں بھی وافر مقدار میں زیر زمین موجود ہیں۔ اس کے پن بجلی پیدا کرنے کے وسائل بھی بہت ہیں۔ لیکن ان سب کو ترقی دے کر کارآمد بنانے کے لئے وسیع پیمانے پر ذرائع نقل و حمل کو ترقی دینے کی ضرورت ہے جس کے لئے بہت زیادہ مالی وسائل اور سالہا سال کی منصوبہ بندی اور افرادی قوت کی ضرورت ہے۔ مستقبل قریب میں دو ملین کرغزیوں کے لئے اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی کیونکہ پانچ لاکھ ازبک لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے اس میں دشواری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

تاجکستان رقبہ کے لحاظ سے سندھ کے برابر ہے۔ اور سب سے چھوٹی جمہوریہ ہے اور پانچ ملین آبادی کے لحاظ سے پانچوں میں تیسرے نمبر پر ہے۔ آبادی کا ساٹھ فیصد تاجک، تئیس فیصد ازبک، اور دس فیصد روسی نژاد ہیں۔ یہ ایک ایسا پہاڑی ملک ہے جس کا نصف سے زیادہ رقبہ دس ہزار فٹ سے زیادہ اونچائی پر ہے۔ وسط ایشیا کے بڑے دریا کا مخرج پامیر کے پہاڑوں میں ہے اور تقریباً پورے وسط ایشیا سے گزرتے ہیں۔ اس کے باعث تاجکستان کا ملک وسط ایشیا کے لئے شاہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ باوجود اس کے کہ جمہوریہ تاجکستان میں زیرِ زمین معدنیات پائی جاتی ہیں۔ لیکن ابھی تک وہاں کے لوگوں کی اکثریت زراعت پیشہ ہے اور لوگ زیادہ تر چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں آباد ہیں۔

عمرانی اور سیاسی لحاظ سے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تاجک لوگ ایرانی نسل کے ہیں اور باقی ماندہ وسط ایشیا کی جمہوریتوں کے ترک نسل کے لوگوں کے برخلاف ایرانی زبان بولتے ہیں۔ ایک اور بات اہمیت رکھتی ہے کہ تاجک باشندوں کا اہم ترین وطن تاجکستان نہیں ہے۔ جہاں ان کی تعداد صرف تین ملین ہے۔ برخلاف افغانستان کے جہاں ان کی تعداد چھ ملین ہے۔

مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر چند ابتدائی نتائج پر پہنچنا ممکن ہے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔ وسط ایشیا کی جمہوریتوں کی سرحدیں جو سن بیس اور تیس کی دہائی میں ماسکو حکومت نے مقرر کی تھیں ان سے خاص طور پر ازبک لوگ اختلاف کر سکتے ہیں کیونکہ وہ کافی تعداد میں ترکمانستان میں (۹٪) کرغیزیہ میں (۱۲٪) اور تاجکستان میں (۲۳٪) بستے ہیں۔ قازقستان وہ تنہا جمہوریت ہے جہاں ازبک لوگ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۲۔ اگر روسیوں کے خلاف جذبات ابھرتے ہیں یا اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا جذبہ تیزی پکڑتا ہے یا دونوں صورتیں مل جل کر پیدا ہوتی ہیں تو قازقستان کے تقسیم ہو جانے کا امکان ہے۔

۳۔ اگر مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کا خواب دیکھنے والوں کو بالادستی ہو جاتی ہے تو جیسا کہ قبل ازیں کئی صدیوں تک ترکستان قائم رہا تھا۔ دنیا ایک بار پھر ترکستان کے دوبارہ قیام کا نظارہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوا تو وہ سب سے بڑی اور دولت مند مسلم مملکت ہوگی۔ جس کی طاقت، معیشت اور افرادی قوت کی بنیاد اشتراکی سوویت یونین کے ذریعہ ڈالی گئی ہوگی۔

۴۔ وسط ایشیا میں نسلی جذبات کے ابھرنے اور نسلی بنیادوں پر آزاد ریاستوں کے قیام کے اثرات افغانستان اور چین پر پڑیں گے۔

مذکورہ بالا آخری نتیجہ تفصیل طلب ہے۔ لہٰذا اول ہم افغانستان پر پڑنے والے امکانی اثرات کا جائزہ لیں گے۔ ہندوکش کا عظیم پہاڑی سلسلہ افغانستان کو واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ شمال مغرب کا علاقہ جس کو افغان ترکستان بھی کہا جاتا ہے اور جنوب مشرق کا علاقہ۔ یہ بھی اتفاقی امر ہے کہ نسلی تقسیم کی لائن اور جغرافیائی تقسیم کی لائن کم و بیش یکساں ہیں۔ شمال مغربی علاقہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

واشنگٹن امن کانفرنس

جیسا کہ پہلے خدشہ کا اظہار کیا گیا تھا۔ واشنگٹن میں ہونے والی مشرقِ وسطیٰ امن کانفرنس اپنے مقررہ وقت پر منعقد نہیں ہو سکی۔ اگرچہ عرب ممالک کے نمائندے تو وہاں پہنچ گئے تھے۔ اور ان کی خواہش تھی کہ ۴ر تاریخ (دسمبر) کو یہ کانفرنس شروع ہو جائے اور کسی اچھے نتیجہ کی حامل ہو لیکن اسرائیل نے پہلے ہی سے دو باتیں کہنی شروع کر دیں۔ ایک تو واشنگٹن میں یہ کانفرنس منعقد کرنے کے خلاف تھا۔ اگرچہ بعد میں تو اس نے اتفاق رائے کر لیا۔ اور دوسرے وہ تاریخ جو اس کانفرنس کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس سے اختلاف کرتا تھا۔ پہلے تو وہ کسی خاص تاریخ کا تعین کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اور صرف یہ کہتا تھا کہ یہ کانفرنس کسی اور وقت ہونی چاہیئے۔ لیکن پھر اس نے ایک ہفتے کی مہلت مانگی اور اب نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کانفرنس کب منعقد ہو گی۔ عرب نمائندوں نے صدر بش سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے کوئی اور تاریخ مقرر کر دیں امید ہے کہ تاریخ تو مقرر کر دی جائیگی لیکن اگر اسرائیل نے پھر کوئی رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ تو یہ کانفرنس شائد اس نئی تاریخ پر بھی منعقد نہ ہو سکے۔ اس کانفرنس کا اگر دوسرا دور مکمل ہو گیا تو خیال کیا جاتا ہے کہ تیسرا دور ماسکو میں ہو گا۔ اس بات پر صدر بش اور صدر گورباچوف میں اتفاق ہو گیا ہے اور اس بات کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے لیکن جیسا کہ سب جانتے ہیں تیسرا دور تو دوسرے دور کے بعد ہی آ سکے گا۔ اگر دوسرا دور ہی منعقد نہ کیا جا سکا تو تیسرا دور کیسے ہو گا۔ اور اگر دوسرا دور کسی ایسی بات پر ختم ہوا جو مزید گفتگو کا موقعہ فراہم کرنے سے انکار کر دے۔ تو پھر بھی تیسرا دور نہیں ہو سکے گا۔ بہر حال چاہیئے یہ کہ تمام لوگ مل ملا کر کوشش کریں کہ اسرائیل کو اس میں شمولیت پر مجبور کیا جائے۔ اور اس کانفرنس کے کوئی اچھے نتائج برآمد کر لئے جائیں۔

ریفل ٹکٹ

گذشتہ دنوں فیڈرل شریعت کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں کہا تھا کہ ریفل قسم کی انعامی سکیمیں غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے بند ہونی چاہیئں۔ چنانچہ گذشتہ روز سندھ کی صوبائی حکومت نے ریفل اور دیگر اس قسم کی انعامی سکیموں پر کامل پابندی لگا دی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس سے پہلے جو اجازت نامے جاری کئے گئے تھے وہ سب معطل ہو گئے ہیں۔ اب سنا ہے کہ پنجاب کی حکومت نے بھی یہ فیصلہ کر لیا ہے یا کرنے والی ہے کہ پنجاب میں بھی ہر قسم کی ریفل یا دیگر انعامی سکیمیں بند کر دی جائیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ ریفل جیسی سکیموں سے انسان کے دل میں فوری طور پر امیر بننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر روپیہ کمانے کے لئے اسے جس ہمت اور محنت کی ضرورت ہے اس سے وہ کترانے لگتا ہے۔ اگر تھوڑی سی رقم دے کر اس بات کا امکان پیدا ہو جائے کہ اسے بہت بڑی رقم جو لاکھوں تک پہنچ سکتی ہے مل جائے گی تو وہ دن رات اسی سوچ میں رہے گا۔ کہ محنت کرنے کی بجائے اور دیگر ذرائع اختیار کرنے کی بجائے وہ ایسی سکیموں میں حصہ لے اور پھر انتظار کرتا رہے کہ اسے کوئی بہت بڑی رقم مل جائے حالانکہ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یہ بڑی رقمیں ادا کرنے کے لئے انسان سے بڑی رقمیں اکٹھی کی جاتی ہیں گویا کہ کروڑوں آدمی روپیہ ادا کرتے ہیں اور ملتا شاید چند سینکڑوں یا ہزاروں کو ہے۔ گویا دل میں روپیہ حاصل کرنے کی لگن تو پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ روپیہ مل بھی جائے اور جائز ذرائع سے کمانے اور محنت کرنے کی عادت آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ انہی باتوں کے پیش نظر ریفل کی سکیموں کی ممانعت کرنا ایک مستحسن اقدام ہے

کس نے کیا کہا

ڈاکٹر غلام مرتضےٰ سابق ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل نے کہا۔ جب میں ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل تھا۔ بعض علمائے کرام کو خفیہ فنڈ سے بھاری رقمیں دی جاتی تھیں۔ حکومتیں علماء سے اپنی مرضی کی کتابیں اور تحریریں لکھواتی ہیں۔ ملک پر بیوروکریٹس کا قبضہ ہے جو اپنے مفاد کے لئے علماء کو لڑاتے ہیں۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ تمام مریضوں، ضرورت مندوں اور طلباء اور طالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حفصہ منیر

زندگی

لفظ "زندگی" اپنی ذات میں کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ یا یہ کہ ہر ایک کے لئے اس کا الگ ہی مطلب ہے۔ دراصل کسی نے اسے سانس کی آمد و رفت سے تشبیہ دی ہے اور کسی نے خوشی غمی سے کسی نے مسلسل کام سے اور کسی نے تو اسے ایک گہرا راز کہہ کر معاملہ ہی ختم کر دیا لیکن اس کے باوجود اس کی کوئی مستند وضاحت نہیں ہو سکی۔ لہذا کسی ایسے موضوع پر اظہارِ خیال کرنا جس کی وضاحت تقریباً ہر ایک نے کر دی ہو یا کرنے کی کوشش کی ہو۔ میرے خیال میں بے سود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے سوچا تھا کہ کم از کم "اس" لڑائی جھگڑے میں نہیں پڑوں گی۔ اور نہ کبھی "اس" پر لکھنے کے لئے سوچوں گی کیونکہ دوسروں کی طرح میرے ذہن میں بھی بہت سی وضاحتیں آتی ہیں جو اگلے لمحے ایک دوسرے کی ضد ہو جاتی ہیں مگر نجانے کیوں وضاحتوں کے اس جال میں سے ایک وضاحت پر پھر بھی لکھنے بیٹھ گئی ہوں۔ تقریباً ہر اس مصنف کی طرح جو اگر مصنف ہے تو اس نے بھی اس موضوع کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور کہا ہو گا اور اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ گھر کی مرغی دال برابر کے مصداق ہم سب اس "زندگی" کو (مجبوراً) گذار رہے ہیں۔ اپنے اپنے حالات، واقعات اور احساسات کے مطابق اور مزے کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے یہ نیا ہی مطلب رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک نے اسے اپنے طور پر سمجھ کر اس کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور بیان کیا ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے اور میں نے اسے سمجھا ہے تو یہ کسی طویل رسی کی مانند ہے جسے کھولتے چلے جانا ہے۔ کہ جب تک اس رسی کی شکل تبدیل کرتے رہو گے۔ اس کے بَل کھولتے رہو گے۔ زندگی یا رسی ختم ہوتی جائے گی۔ یعنی بس اسے ختم کرنا ہے یہاں تک کہ اس کا آخری سرا آ جائے گا

یہی وجہ ہے کہ ہر ایک کو اپنی اپنی رسی کے بَل کھولنا پڑتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس کے ہر بَل میں ایک ایک راز ہے اور ہر شخص اسے اپنی عقل کے مطابق سمجھتا ہے۔ اور (جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا) اسے بیان کر دیتا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے بیان کے مطابق اگر یہ سب کے لئے مختلف ہے تو سب کے لئے اس کا نام کیوں ایک جیسا ہے یعنی سب کے لئے یہ "زندگی" ہی کیوں ہے؟ شاید ایسا ہے کہ سب کو زندگی کے نام پر ایک ایک رسی تھما دی گئی ہے۔ جو حیرت انگیز طور پر بالکل ایک جیسی ہے۔ یعنی بادشاہ کے لئے بھی وہی بالکل وہی ہے جیسی کسی عام شخص کے پاس ہر شخص اسے کھول کر سمجھنے اور ختم کرنے یا گذارنے میں مصروف ہے۔

چنانچہ میرے خیال میں زندگی "کام" ہے۔ زندگی "حالات" ہیں۔ زندگی "وقت" ہے اور سب سے بڑھ کر سب کے لئے ایک "احساس" ہے دکھ کا، خوشی کا، پیار کا، نفرت کا۔

چنانچہ کسی بچہ کے لئے اس کے "حالات" کے مطابق یہ ایک کھلونا ہے جس سے صرف کھیلنا ہے۔ کسی جوان کیلئے یہ "وقت" کے مطابق دوستی، محبت اور امنگ ہے اور کسی بوڑھے کے لئے تھکا دینے والا "کام" ہے یعنی۔ جب اس رسی پر گہرے روشن اور پیارے پیارے رنگ آ جاتے ہیں تو کوئی بہار لگتی ہے۔ اسے (لوگ) جوانی کہتے ہیں۔ سب کے لئے ایک ہی جیسی لیکن یہ کیا؟ کسی کے لئے تو واقعی رنگ، خوشبو اور لطیف احساس ہے اور کسی کے لئے بھوک اور مجبوری۔ لیکن پھر بھی ہے تو ایک جیسی نا۔ وہی رنگ وہی بَل۔ وہی زندگی کی رسی۔ لیکن اب یہاں پھر ایک دفعہ میں یہی کہوں گی کہ زندگی "حالات" کا نام ہے۔ زندگی "وقت" ہے زندگی مسلسل "کام" ہے اور پھر جب یہ زندگی یا رسی "حالات" اور وقت کے تحت پرانی، ڈھیلی اور بے رنگ ہو جاتی ہے تو کوئی خزاں لگتی ہے۔ جسے (لوگ) بڑھاپا کہتے ہیں خوش قسمتی سے یہ پرانے اور کمزور بَل کھلتے چلے جاتے ہیں (کیونکہ بے شک پچھلے "حالات" اور "وقت" نے اپنے اثر سے بہت کچھ سکھا دیا ہے) یہاں تک کہ اس رسی کا آخری سرا دیکھنے کی جستجو اسے اس خاموش نگری میں لے جاتی ہے جہاں اسے اس "کام" (زندگی کے نام کی رسی کو کھول کر ختم کرنے) کا معاوضہ دیا جاتا ہے !!!

پنشنران صدر انجمن احمدیہ متوجہ ہوں!

دفتر محاسب کو پنشنران صدر انجمن احمدیہ کے زیرِ کفالت افراد کی تفصیل بمعہ تصدیق صدر محلہ / امیر مقامی فوری طور پر درکار ہے۔ اس لئے تمام پنشنران اپنے زیرِ کفالت افراد (صرف بیوی۔ بچے) کی تفصیل فوری طور پر دفتر محاسب کو بھجوا دیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچّوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور دنیا کے فائدے کے لئے بہت بڑے بڑے نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک کاموں میں آپ کو دنیا کا لیڈر بنا دے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

○ امید ہے کہ آپ الفضل میں شائع ہونے والے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات (پہلے صفحہ پر) ضرور پڑھتے ہوں گے۔ اگرچہ یہ نہایت سادہ زبان میں ہوتے ہیں لیکن عین ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی لفظ آپ کے لئے مشکل ہو یا کوئی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے۔ آپ اپنے بڑوں سے پوچھ سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو معنی یا وضاحت کے لئے ہمیں بھی آپ خط لکھ سکتے ہیں۔ آپ کی بات کا جواب ہم الفضل ہی کے ذریعہ دیں گے۔ بعض عزیز یہ خواہش کرتے ہیں کہ ہم اپنے قلم سے انہیں جواب دیں یعنی خط کی صورت میں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بات ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ آپ کو تو جواب چاہیئے نا وہ ہم اخبار کے ذریعہ دے سکتے ہیں۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں: "جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔"

خدا کے بندے وہ ہوتے ہیں جو اس کے ہر حکم کو مانتے ہیں اور اچھے اچھے کام کرتے ہیں اپنے بھائی بندوں سے اچھا سلوک کرتے ساری انسانیت کی بلا تمیز مذہب و ملت مدد کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کی باتیں بھی اچھی ہوتی ہیں اور ان کے کام بھی گویا ان کا قول بھی اچھا اور ان کا کردار بھی اچھا۔ اور خوشبو قول اور کردار ہی سے آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سب اچھی باتیں کریں اور اچھے کام کریں۔

○ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک حالیہ خطبہ میں فرمایا ہے کہ بلندی حاصل کرنے کے لئے۔ یا یوں کہیئے کہ حقیقی معنوں میں بڑا بننے کے لئے ــ یہ ضروری ہے کہ جو سب سے اعلیٰ ہے اس کے سامنے سب سے زیادہ جھک جاؤ۔

یہ انسانی زندگی کی کامیابی کا ایک بہت بڑا راز ہے قلب و نظر میں ادب پیدا کرتا ہے اور انسان کو اپنا مقام سمجھنے کا اہل بناتا ہے

سب سے اعلیٰ خدا کی ذات ہے اگر ہم اس کے آگے سب سے زیادہ جھک جائیں تو یقیناً وہ ہمیں اوپر اٹھائے گا اور بلندی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے اوپر اٹھانے سے ملے۔

○ عزیز عامر رفیق نیازی نے لکھا ہے "الفضل کے پڑھنے سے دینی اور دنیاوی تعلیم (علم) میں اضافہ ہوتا ہے۔ تمام ڈاک کو چھوڑ کر پہلے الفضل کو پڑھتا ہوں جب میں نے ۲۳ نومبر کی اخبار کو پڑھا تو ایڈیٹر صاحب "لاہور" کے متعلق ایک خوشخبری دیکھی جس سے دل بہت خوش ہوا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

○ عزیزہ قیصرہ ردبی نے اپنے پیارے الفضل اور اس کے عملہ کی تعریف کی ہے اگرچہ نام تو ایڈیٹر کا لکھا ہے۔ لیکن ایڈیٹر اکیلا تو سب کچھ نہیں کرتا۔ اس کی ساری ٹیم مل جل کے سارے کام کرتی ہے اور الفضل کی بہتری میں ہمارے مضامین لکھنے والوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ اگر مضمون اچھے ہیں تو لکھنے والوں کو داد دیجیئے۔ اگر خوبصورت ہے تو کاتب صاحبان کو داد دیجیئے۔ اگر غلطی کوئی نہیں ہوتی۔ تو کاپی ریڈروں کو داد دیجیئے بہرحال الفضل ایک ٹیم کی کارکردگی ہے۔

○ اب ایک لطیفہ بھی ہو جائے۔

کبھی آپ نے لیٹر بکس میں خط ڈالا ہے ڈالا ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس پر تالا پڑا ہوتا ہے اور وہ اس لئے کہ جو خط اس میں ڈالے جائیں وہ محفوظ رہیں اور ڈاکیہ کے علاوہ اور کوئی شخص ان کو نکال کر نہ لے جائے۔ اس میں خط ڈالنے کے لئے اوپر کے حصہ میں جگہ بنائی ہوتی ہے۔

اب لیٹر بکس کا ایک لطیفہ سن لیجیئے۔

باپ نے ننھے سے پوچھا کہ خط پوسٹ کرآئے ہو یا نہیں۔ تو وہ کہنے لگا کہ ابو لیٹر بکس کو میں نے غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ اس پر تالا پڑا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے خط پوسٹ نہیں کیا۔ تالے کی چابی تو آپ نے مجھے دی ہی نہیں تھی میں خط کس طرح پوسٹ کرتا۔ کیسا لگا آپ کو یہ لطیفہ۔

"دعا کرو کہ ہمارے ملک میں امن و آشتی کے حالات پیدا ہوں اور قائم رہیں اور ایک دوسرے سے پیار پیدا ہو اور ہمارے ملک کو خدا تعالیٰ طاقتور بنا دے اور اسے استحکام عطا کرے۔"

حضرت امام جماعت الثالثؒ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۴۶ میں فرید احمد ولد منیر احمد محمود صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳/۱ دار الفضل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

باقی ص ۸ پر

بقیہ ص ۵ سے آگے

میں زیادہ تر تاجک اور ازبک ترکمانوں کی آبادی ہے اور جنوب مشرق میں پشتونوں کی اکثریت ہے۔ شمال مغرب کا علاقہ قدیم سے بدخشاں / واخان اور بلخ / میمنہ کے دو حصوں میں بٹا ہوا ہے، بدخشاں / واخان میں تاجک اکثریت ہے اور بلخ میمنہ میں ازبک ترکمانوں کی۔ یہ دونوں حصے مذکورہ نسلوں کی آبادی والی سوویت یونین کی جمہوریتوں سے متصل ہیں۔

افغانستان میں قدیم سے پشتونوں کو بالادستی حاصل رہی جس کو دوسرے نسلی گروہ ناپسند کرتے رہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ثور کا ۱۹۷۸ء میں شروع ہونے والا انقلاب شروع سے آج تک صرف پشتونوں کا معاملہ رہا ہے۔ جس میں دوسرے نسلی گروہ صرف تماشبین رہے ہیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ موجودہ جنگ کے خاتمہ کے بعد کابل کی برسر اقتدار حکومت کو دوبارہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگلے دور میں شمال میں بسنے والے تاجک ازبک اور ترکمان متقابلہ پر ہونگے اور جن کی خواہش ہوگی کہ وہ وسط ایشیا کی آزاد جمہوریتوں میں رہنے والی اپنی نسل کی برادری سے مل جائیں۔ پشتون جو تیرہ سالہ جنگ سے تھک چکے ہیں اور جو ہندوکش کے ناقابل عبور کوہستانی سلسلہ کے اندر گھرے ہوئے ہیں وہ تاجک، ازبک اور ترکمان لوگوں کو سرحد پار اپنی نسل کی برادری کے لوگوں سے ملنے سے روک نہ سکیں گے۔

دوسرے نمبر پر ہم کو سینکیانگ جو چینی ترکستان بھی کہلاتا ہے اس پر وسط ایشیا میں نسلی جذبات ابھرنے اور نسلی بنیادوں پر آزاد ریاستوں کے قیام کے اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ سینکیانگ کا رقبہ پاکستان سے دوگنا ہے یعنی ۶،۳۵،۸۰۰ مربع میل اس کی آبادی تقریباً دس ملین ہے جس میں سے تقریباً نصف یوغور ترک نسل کے مسلمان ہیں، چینی تقریباً ایک تہائی اور قازق، ازبک اور تاجک نسل کے مسلمان بڑی تعداد میں ہیں۔ سینکیانگ میں ۱۹۵۳ء میں چینی نسل کے لوگوں کی آمد سے قبل یوغور ترک نسل کے مسلمانوں کو پیدائش اور آبادی کے بڑھنے کی شرح کے اعتبار سے برتری حاصل تھی۔ اس وقت یوغور سینکیانگ کی کل آبادی میں اٹھتر فی صد تھے۔

سوویت یونین میں وسط ایشیا کی مسلمان جمہوریتوں میں مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے جذبے کے ابھرنے کے لازمی نتیجہ کے طور پر سینکیانگ کے مسلمانوں کی اکثریت میں بھی آزادی کا جذبہ جاگے گا۔ جلد یا بدیر چین کو مذکورہ نسلی اور مذہبی دوبارہ ابھرنے والی تمناؤں سے سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ چین کے موجودہ نظریاتی انداز کو دیکھتے ہوئے یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سینکیانگ میں پیدا ہونے والے اس قسم کے مخالفانہ رجحانات کو تمام بڑے ملکوں اور روس کی تائید حاصل ہوگی اس قسم کے جھگڑوں کا چین کے لئے وہی انجام ہوگا جو امریکہ کے لئے ویٹ نام میں ہوا اور سوویٹ یونین کے لئے افغانستان میں۔

اس قسم کے سنگین اور متضاد امکانات کی موجودگی میں وسط ایشیا کے رہنماؤں کی عقل و دانش کا امتحان مندرجہ ذیل نتائج حاصل کرنے کی قابلیت کی بنیاد پر ہوگا۔

۱۔ پرامن طریقوں سے تبدیلی لانے کے لئے جمہوریہ روس سے تصفیہ کرتے ہیں۔

۲۔ اپنی جمہوریہ کے اندر پیش آنے والے نسلی جھگڑوں اور بیرونی جمہوریہ علاقائی جھگڑوں کا قبل از وقت اندازہ لگا کر ان جھگڑوں کو روکتے ہیں۔

۳۔ وسط ایشیا کی جمہوریتوں کا وفاق قائم کرنے کی سیاسی بصیرت دکھاتے ہیں۔

(انگریزی روزنامہ ڈان کراچی ۵ ستمبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے جو اسلامی سربراہی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں ہیں۔ بذریعہ فون سردار شوکت حیات کی بیٹی سے زیادتی کے بارہ میں ملک کی تین اعلیٰ ایجنسیوں آئی ایس آئی، ایف آئی اے اور انٹیلی جنس بیورو کو تحقیقات کر کے چوبیس گھنٹے کے اندر رپورٹ ڈاکار بھجوانے کا حکم دیا ہے۔ صدر نے اس واقعے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے یہ واقعہ ۲۷ نومبر کو پیش آیا جس میں چند افراد نے فرحانہ حیات جو وینا حیات کہلاتی ہیں کے گھر میں گھس کر ان سے زیادتی کی۔ فرحانہ کا کہنا ہے کہ ان کو صرف محترمہ بے نظیر بھٹو کی دوست ہونے کے جرم میں یہ سزا دی گئی۔

○ وینا حیات نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ مجھ پر حملہ آوروں نے مجھ سے پوچھا تم بلاول ہاؤس کیوں جاتی ہو۔ انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں سوال کئے انہوں نے ایک سادہ کاغذ پر دستخط بھی کروانے کی کوشش کی۔ اور میرے گھر میں موجودگی کے وقت کئی ٹیلیفون بھی ریسیو کئے۔

○ سردار شوکت حیات کی صاحبزادی کے ساتھ ہونے والے سانحہ پر ملک گیر احتجاج کا سلسلہ جاری ہے ایک ہندوستانی اخبار نے لکھا ہے کہ عین ممکن ہے کہ اس سے جام حکومت زمین بوس ہو جائے۔

○ وینا حیات کے سانحے پر ایوان صدر کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا بیگم عطیہ عنایت اللہ، بیگم نسیم ولی خان، سپیکر پنجاب اسمبلی، ممتاز دولتانہ، نوابزادہ نصر اللہ خان اور بہت سے دیگر احباب نے مذمت کے بیانات دیئے ہیں۔ اخبارات کا پہلا نصف صفحہ ان خبروں پر مشتمل ہے۔

○ اسلام آباد کی ایک اہم انٹیلی جنس ایجنسی نے مرکزی حکومت کے اعلیٰ حکام کو اپنی تحقیقات کے ابتدائی نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ سردار شوکت حیات کی بیٹی کے سانحے میں سندھ پولیس کے چند اہلکار ملوث ہیں

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

○ سندھی لیڈر پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ ظلم سہنے کے بعد اب صبر کا پھول کھلنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور بیگم نصرت بھٹو اب گھر میں بیٹھ کر اللہ اللہ کریں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق علی نے کہا ہے کہ سردار شوکت حیات تحقیقاتی ٹریبونل کے سامنے حقائق پیش کریں۔ سردار شوکت حیات نے کہا ہے کہ میں یا میری بیٹی ٹریبونل کے سامنے پیش نہیں ہوں گے

○ اکبر بگٹی کے گھر پر حملے کے واقعے پر صدر نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجرم کسی صورت میں قانون سے نہیں بچ سکیں گے۔

○ حکومت نے میڈیکل کالجوں کی ماہانہ فیسوں میں کمی کر دی ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ جی ایم سید ملک دشمن اور علیحدگی پسند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعجاز الحق کو سمجھنا چاہیئے کہ سانحہ بہاولپور کے بارے میں تحقیقات صرف ان کے والد سے متعلق نہیں بلکہ ملک کے صدر کے بارے میں اور سینئر جرنیلوں کے بارے میں ہو رہی ہے۔

○ اسلامی کانفرنس نے صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے اپنا وفد مقبوضہ کشمیر میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قوم بے عزت ہو رہی ہے مگر صدر کے رشتہ دار قانون سے بالا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امین فہیم کو ابھی تک وزارت اعلیٰ سندھ کی پیشکش نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں تبدیلی کے مسئلے پر کوئی نہ کوئی اکڑا ہوا ہے۔

○ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ اگر موجودہ حکومت کو مدت پوری کرنے دی گئی تو ملک تباہ ہو جائے گا۔

○ اسلامی سربراہی کانفرنس نے اسلامی مشترکہ منڈی کے بارے میں پاکستان کے وزیر اعظم کی تجویز منظور کر لی ہے۔

○ کراچی میں فوج کے ایک صوبیدار کو اغوا کر لیا گیا۔ لانڈھی سے ایک تاجر کو بھی اغوا کر لیا گیا۔ صبح دس بجے سے دوپہر تک راہزنی کی چھ وارداتیں ہوئیں۔

○ مسلح افراد نے حیدر آباد کے ایک ہسپتال کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور پانچ دیگر ساتھیوں کو اغوا کر لیا۔ چار کو بعد میں چھوڑ دیا اور ڈاکٹر اور ان کے ایک ساتھی کو ساتھ لے گئے۔

○ میاں شہباز شریف اور دو وفاقی وزراء نے نواب اکبر بگٹی سے مذاکرات کئے۔

غیر ملکی خبریں

○ سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں میں چھٹی اسلامی سربراہی کانفرنس نے کشمیر کے بارے میں پاکستان کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسلامی کانفرنس نے کشمیر کے بارے میں قرارداد منظور کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے ڈاکار میں سینیگال کے صدر، الجزائر کے صدر، مالدیپ کے صدر اور یاسر عرفات سے ملاقاتیں کیں۔

○ واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ کے بارے میں امن مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ اسرائیل نے ان مذاکرات کے پہلے مرحلے میں میڈرڈ میں لبنان، اردن اور شام سے مذاکرات کئے۔ شام کے نمائندے نے کہا کہ ہم گولان سمیت تمام مسائل پر مذاکرات کے لئے آئے ہیں۔

○ یوکرائن کے دارالحکومت کیف میں پارلیمنٹ نے آزاد جمہوریتوں کی دولت مشترکہ میں شمولیت کی منظوری دے دی ہے۔ ۲۹۲ میں سے ۲۸۸ ممبران نے حق میں ووٹ دیا۔

○ سوویت یونین کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورناڈزے نے آزاد جمہوریتوں کی دولت مشترکہ قائم کرنے پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے اب گورباچوف حکومت کا مستقبل تاریک ہو گیا ہے۔

○ قازقستان نے اپنے نام سے سوشلسٹ اور سوویت دونوں الفاظ ہٹا دیئے ہیں اور اپنا نام "جمہوریہ قازق" رکھ لیا ہے۔

○ ایران، عراق، ترکی اور اردن میں شدید بارشوں اور سیلاب سے ۱۳۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ ۵۰ سال میں یہ شدید ترین سیلاب تھا۔

بقیہ ص سے آگے

-/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ یہی تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فرید احمد ۲۳/۱ دار الفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اسلم صابر صدر محلہ دار الفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد وصیت نمبر ۲۶۷۵۰

پتہ

FLU CURATIVE SMELL
فلو کیوریٹیو سمیل
• ایک بار سونگھنے سے سردی کا اثر غائب • چند بار سونگھنے سے زکام، نزلہ کھانسی، فلو، ناک کی بندش گلے کی خرابی اور نمونیہ وغیرہ دور • ایک گھنٹے میں آرام
• ایک دن میں شفاء • دس روپے کی شیشی جیب میں رکھیں، اہل خانہ اور دوستوں کے فائدہ اور صحت مندی کیلئے
TRIAL FREE
آزمائش مفت
فی شیشی ۱۰/- روپے۔ ڈاک خرچ ہر چھوٹے بڑے آرڈر پر ۱۰/- روپے یکساں
ہر شہر، ضلع اور ملک میں
ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان
فون دفتر: ۷۷۱ کلینک: ۶۰۶ رہائش: ۶۰۷